انابت الی اللہ اور تزکیہ وتصفیۂ باطن پر دیتے ہیں۔ کشف وکرامت کی ان کے ہاں کوئی اہمیت نہیں

تاریخ محمودی (کتاب الشہادت) ترجمہ ڈاکٹر تنویر احمد علوی۔ تقطیع متوسط۔ ضخامت ۲۸۴ صفحات۔ کتابت وطباعت بہتر قیمت مجلد ۸/- پتہ :- مدرسہ نور محمدیہ جھنجھانہ ضلع مظفر نگر۔

یہ ایک عجیب وغریب کتاب ہے۔ اس کے اصل مصنف شاہ عبدالستار علوی القادری ہیں جن کا انتقال ۱۰۶۹ھ میں ہوا ہے۔ اس کتاب میں ان جنگوں کا ذکر ہے جو سلطان شہاب الدین محمد غوری کی دلی اور اجمیر کی معرکہ آرائیوں سے بھی پہلے مسلمانوں اور راجاؤں کے درمیان کرنال سہارنپور اور مظفر نگر کے اطراف واکناف میں ہوئی ہیں۔ مصنف کا انداز نگارش وہی ہے جو ہمارے ہاں کے قدیم فارسی مورخین (عربی زبان کے مورخین اس لعنت سے پاک ہیں) کا ہے۔ یعنی جس سے خوش ہوئے اسے آسمان پر چڑھا دیا اور جس سے ناراض ہوئے اسے تحت الثریٰ میں پہنچائے بغیر دم نہیں لیا۔ دنیا بھر کا مبالغہ۔ غلط سلط باتیں۔ اصل حقیقت کچھ ہے۔ لیکن زورِ قلم سے اسے کچھ سے کچھ بنا دیا..... ہندوستان کے فارسی مورخین کی یہ سب خصوصیات اس کتابچہ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ لائق مترجم نے حسب معمول شگفتہ ورواں زبان میں ترجمہ کرنے کے علاوہ مظفر نگر گزیٹر اور بعض اور ذرائع سے اس کتاب میں مندرج واقعات کی توثیق کے لیے کچھ سامان فراہم کرنے کی سعی کی ہے۔ لیکن پھر بھی یہ واقعات ریسرچ کے محتاج ہیں۔ علاوہ ازیں اس کتاب میں جن علماء۔ صوفیا اور مجاہدین کے نام آئے ہیں اور جن کے کچھ کارنامے بھی بیان ہوئے ہیں۔ اور پھر حواشی کے عنوان سے لائق مرتب نے پینتیس ۳۵ صفحات میں جھنجھانہ اور اس سے متصل قصبات کی تاریخ ان کے مزارات ومقابر اور ان کے علماء مشائخ اور مجاہدین پر جو نوٹ لکھے ہیں وہ تاریخ کے اساتذہ اور طلباء کے لیے خصوصاً اور عام ارباب ذوق کے لیے عموماً بہت مفید اور کار آمد ہیں۔ لائق مرتب لائق مبارکباد ہیں کہ انھوں نے یہ کتاب مرتب کرکے ہندوستان میں اسلامی عہد کی تاریخ کے بعض ایسے گوشے ظاہر کردیے جواب تک مخفی تھے اور اب وہ ظاہر ہوئے ہیں تو ضرورت ہے کہ تحقیق کے ذریعہ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ مدرسہ نور محمدیہ جھنجھانہ کا دارالاشاعت بھی حوصلہ افزائی کا مستحق ہے کہ اسلامیات